Dr. Musarrat Jahan
Guest Faculty/Asst. Professor
Dept. of Urdu, V.M. College, Hajipur
B.A Part III (H) Paper-VI
Topic- Nazeer Ahmad ki Novel Nigari- Zuban, Asloob ----

[نوٹ: پچھلے نوٹ کا بقیہ حصہ]

"نعیمہ نے ایک آفت توڑ ماری۔ سب سے پہلے تو اس نے دے دھواں دھوں، دے دھواں دھوں اپنے معصوم بچے کو پیٹ ڈالا۔ اگر لوگ اس کی گود سے بچہ نہ چھین لیں تو وہ لڑکے کا خون ہی کر چکی تھی۔ اس کے بعد تو اس نے عجیب عجیب غل مچائے۔ گھنٹوں تو پٹخنیاں کھائی کی۔ کپڑوں کا ایک تار باقی نہ رکھا۔ نہ معلوم اس کا سر تھا یا لوہے کا گولا تھا کہ ہزاروں دوہتڑ ہیں پڑے ہیں، آدھے سے زیادہ بال کھسوٹ ڈالے، سینکڑوں ٹکریں تو دیوار سے ماریں، رات کو صالحہ کے بڑے اصرار پر نام چار کو کھانا کھایا اور صبح سویرے ہی اپنے بچے کو لے کر خالہ کے گھر چلی گئی۔" (توبۃ النصوح)

عورتوں کی گفتگو، ان کے احوال و کوائف کے بیان میں نذیر احمد نے نسوانی انداز تکلم، طرز گفتگو، الفاظ و محاورات اور روزمرہ پر کامل دسترس کا ثبوت دیا ہے اور ان کا استعمال اس چابکدستی سے کیا ہے کہ بیان میں سلاست اور بے ساختگی خود بخود پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن مردوں کی گفتگو قلمبند کرتے وقت یا راوی کا بیان لکھتے وقت انہوں نے عربی اور فارسی کے ثقیل الفاظ کے ذریعہ محاورات

Scanned with CamScanner

کی روانی اور بے ساختگی کو مجروح کرتا ہے۔ جہاں جہاں انہوں نے ایسا کیا ہے ان کا اسلوب ناہمواریوں کا شکار ہو گیا ہے۔

نذیر احمد کا اسلوب:- نذیر احمد کے اسلوب کی ایک اہم خوبی زورِ بیان ہے۔ ان کا لہجہ پرجوش اور اثر انگیز ہوتا ہے۔ بلند آہنگ الفاظ اس ترتیب سے استعمال کرتے ہیں کہ پوری عبارت میں زور پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی آواز زور، قوت اور خوابِ غفلت سے بیدار کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ ان کے لہجہ میں کرختگی اور صلابت ہے اور الفاظ میں رعب و طنطنہ۔ ان کے لمبے لمبے فقروں میں طنز و تعریض، شکوہ و احتجاج، قہر و عتاب، زنانہ اور طبقاتی محاورات، مسلسل اور مفرد تراکیب سب ایک ایسے آہنگ سے منظم ہو کر ایسے خوبصورت پیرایہ بیان میں متشکل ہو جاتی ہیں کہ ان کا اثر قبول کیے بغیر چارہ نہیں رہتا۔ اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

"نصوح دل کا یوں ہی کچا تھا۔ ہیضہ کی گرم بازاری سنی تو دل سرد اور چہرہ زرد ہو گیا۔ یہ اسباب ظاہری جو نہ بہ بیرین الشداد کی نقش سب کہیں" (توبۃ النصوح)

نذیر احمد کے ناولوں کو ان کے زمانے میں بے حد مقبولیت حاصل ہوئی۔ یہاں تک کہ بچے، بڑے، عورتیں اور مرد انہیں یکساں دلچسپی اور شوق سے پڑھتے تھے۔ یہ مقبولیت آج بھی قائم ہے۔ ان کے ناول نہ صرف نصاب تعلیم کا حصہ ہیں بلکہ گھروں میں ذوق و شوق کے ساتھ پڑھے اور رکھے جاتے ہیں۔ ان ناولوں میں دلچسپی کے عناصر پائے جاتے ہیں۔ جو قاری کی توجہ

کو پوری طرح گرفت میں لئے رہتے ہیں اور اس لئے نذیر احمد کی ناولوں
میں وہ کشش اور خوبصورتی ہے جو ہر عمر کے قاری کو اپنی طرف
کھینچتی ہے۔ فکشن کی دنیا میں متفقہ طور پر کہانی میں
تاثر اور دلچسپی کا سب سے بڑا رمز اور دلکش اسلوب بیان
کو ہی جانا جاتا ہے۔ لہذا نذیر احمد نے اپنے ناولوں کے
ذریعہ فن اور اسلوب کے ایسے نمونے پیش کئے جس
نے آنے والے ناول نگاروں کو فن کی روایت کا معیار
بتایا۔